

خطبائی ممتاز اشرف
سلسلہ نمبر ۷

بسم اللہ الرحمن الرحیم

مولانا سید شاہ محمد ممتاز اشرفی	از افادات:
مہتمم دار اعلوم اشرفی رضوی گلشن بھار اور گلی کراچی	
نکاح کی مذہبی اور سماجی حیثیت	عنوان:
ڈاکٹر معاراج خالد اشرفی	ضبط تحریر:
مولانا محمد ممتاز عالم اشرفی	پروف ریڈر:
حافظ محمد ممتاز علی اشرفی	کمپوزر:

نکاح کی مذہبی اور سماجی حیثیت

از افادات

مولانا سید شاہ محمد ممتاز اشرفی

(نوٹ)

۲۵ جون ۲۰۱۰ء کو شادی کے موقع پر خطاب فرمایا تھا۔

ناشر

ادارہ دعوت قرآن

مرکزی ففر

دارالعلوم اشرفی رضوی گلشن بھار اور گلی کراچی

فون نمبر:- 03332351135

فہرست مضمایں

الْحَمْدُ لِلَّهِ نَحْمَدُهُ وَنَسْتَعِينُهُ وَنَسْتَغْفِرُهُ وَنُؤْمِنُ بِهِ وَنَنْوَعِّلُ عَلَيْهِ وَنَعُوذُ بِاللَّهِ مِنْ شُرُورِ أَنفُسِنَا وَمِنْ سَيِّئَاتِ أَعْمَالِنَا مِنْ يَهِيدُ اللَّهُ فَلَا مُضِلٌّ لَّهُ وَمَنْ يُضْلِلُهُ فَلَا هَادِي لَهُ وَنَشْهَدُ أَنَّ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ وَحْدَهُ لَا شَرِيكَ لَهُ وَنَشْهَدُ أَنَّ سَيِّدَنَا وَمَوْلَانَا مُحَمَّداً عَبْدَهُ وَرَسُولَهُ أَمَّا بَعْدُ فَأَعُوذُ بِاللَّهِ مِنَ الشَّيْطَنِ الرَّجِيمِ بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ وَلَقَدْ أَرْسَلْنَا رُسُلاً مِنْ قَبْلِكَ وَجَعَلْنَا لَهُمْ أَرْوَاجًا وَذُرِّيَّةً وَمَا كَانَ لِرَسُولٍ أَنْ يَأْتِيَ بِأُبُوَيْهِ إِلَّا يَأْذِنُ اللَّهُ لِكُلِّ أَجْلٍ بِكَاتِبٍ (سورة العنكبوت نمبر ۳۸) ترجمہ: اور یہیکھم نے یہیج رسول آپ سے پہلے اور ہم نے انھیں عورتیں اور پچے دی اور مناسب نہیں ہے کسی رسول کو کوہ لاہیں کوئی نشانی مگر اللہ کے حکم سے، ہر فیصلہ کیلئے نامہ ہے۔ (شرف المیان)

عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ مَسْعُودٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ عَلَيْهِ السَّلَامُ يَا مَعْشَرَ الشَّيَّابِ مَنْ أَسْتَطَعَ مِنْكُمُ الْبَاءَةَ فَلْيَبَرُّوْجَ فَإِنَّهُ أَعْصُ لِلْبَصَرِ وَأَخْصُ لِلْفَرَجِ وَمَنْ لَمْ يَسْتَطِعْ فَعَلَيْهِ بِالصُّومِ فَإِنَّهُ لَهُ وِجَاءٌ (معنی علیہ)

حضرت عبد اللہ بن مسعودؓ سے مردی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ تم میں سے جو شادی کی استطاعت رکھتا ہو چاہیے کہ وہ شادی کر لے کیونکہ یہ نگاہ کو جھکا دیتی ہے اور شرمگاہ کی حفاظت کرتی ہے اور جو اسکی استطاعت نہ رکھتا ہو وہ روزہ رکھے کیونکہ اس میں حفاظت ہے۔

وَعَنْ أَنَسِ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ عَلَيْهِ السَّلَامُ مَنْ أَرَادَ أَنْ يَلْقَى اللَّهَ كَاهِرًا مُظْهِرًا

نمبر شمار	عنوانات	صفحہ
۱	نکاح کی مذہبی اور سماجی حیثیت کیا ہے؟	۷
۲	نکاح کی پہلی حیثیت اور پہلا فائدہ	۸
۳	نکاح کی دوسری حیثیت اور دوسرا فائدہ	۸
۴	نکاح کی تیسرا حیثیت اور تیسرا فائدہ	۱۰
۵	نکاح کی چوتھی حیثیت اور چوتھا فائدہ	۱۰
۶	نکاح کی پانچھیں حیثیت اور پانچھواں فائدہ	۱۱
۷	نکاح کا پہلا فائدہ حدیث کی روشنی میں	۱۲
۸	نکاح کا دوسرا فائدہ حدیث کی روشنی میں	۱۳
۹	نکاح کا تیسرا فائدہ حدیث کی روشنی میں	۱۳
۱۰	نکاح کا چوتھا فائدہ حدیث کی روشنی میں	۱۵
۱۱	پچھی کوئی طرح رخصت کریں؟	۱۵
۱۲	لڑکے والے کی ذمہ داری	۲۳
۱۳	شادی بیوی میں غلط رسومات کا نتیجہ	۲۳
۱۴	بیوی کے حقوق	۲۶

فَلِيَنْزُرْ وَجْهَ الْحَرَائِرِ. (ابن ماجہ)

حضرت انس ﷺ سے مردی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ جو یہ چاہے کہ اللہ سے طاہر، مطہر کی حالت میں ملاقات کرے اسے چاہئے کہ آزاد ہو کیوں سے نکاح کرے۔

وَعَنْ آئِسٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ عَلَيْهِ السَّلَامُ إِذَا تَرَوْجَ الْعَبْدَ فَقِدَ اسْتَكْمَلَ نِصْفَ الْيَتِيمَ فَلِيَنْزُقِ اللَّهُ فِي النِّصْفِ الْبَاقِيِّ. (مشکوہ)

حضرت انس ﷺ سے مردی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ بندہ جب نکاح کرتا ہے تو وہ نصف دین کمل کر لیتا ہے پس اسے چاہئے کہ باقی نصف دین میں بھی اللہ سے ڈنار ہے۔

صَدِيقُ اللَّهِ مَوْلَانَا الْعَظِيمُ وَ صَدِيقُ رَسُولِهِ النَّبِيُّ الْكَرِيمُ الْأَمِينُ قَالَ اللَّهُ تَبَارَكَ وَ تَعَالَى فِي شَانِ حَبِيبِهِ عَلَيْهِ مُخْبِرًا وَ أَمْرًا إِنَّ اللَّهَ وَ مَلِكُكُتَهُ يُصَلُّونَ عَلَى النَّبِيِّ يَا يَاهَا الَّذِينَ آمَنُوا صَلُوْا عَلَيْهِ وَ سَلِّمُوا تَسْلِيمًا اللَّفَمْ صَلَّى عَلَى سَيِّدِنَا وَ مَوْلَانَا مُحَمَّدِ وَ عَلَى الْسَّيِّدِنَا وَ مَوْلَانَا مُحَمَّدِ وَ أَصْحَابِ سَيِّدِنَا وَ مَوْلَانَا مُحَمَّدِ وَ بَارِكْ وَ سَلِّمْ أَصْلُوْةً وَ السَّلَامُ عَلَيْكَ يَا رَسُولَ اللَّهِ أَصْلُوْةً وَ السَّلَامُ عَلَيْكَ يَا حَبِيبَ اللَّهِ

حمد و صلوٰۃ کے بعد میں اور آپ ایسی محفل میں بیٹھے ہیں جس کا تعلق عام طور پر شادی کے رسومات میں سے رات جگا سے ہے، لیکن شادی کے جس رسم کا نام رات جگا ہے اس کو بدلت دینا چاہئے اور اسے ”رات جگانا“ کہنا چاہئے کیونکہ رات جگا کا مطلب یہ

ہے کہ جس کے بیہاں شادی ہو رہی ہے وہ گھروالے جا گیں، ان کے عزیز و اقارب جا گیں، ان کے مہمان جا گیں، لیکن ہمارے بیہاں رات جگا کے پروگرام میں اس قدر وابیات اور میوزیکل پروگرام کا اہتمام کیا جاتا ہے کہ نصرف وہ خود جاگتے ہیں بلکہ اہل محلہ کو بھی جاگاتے ہیں۔ اس نے اس رسم کا نام رات جگا کی بجائے رات جگانا ہوا چاہئے تھا۔

میں آج تاخر سے اسی وجہ سے بیٹھا کہ رات جگا کے پروگرام میں اہل محلہ کو میوزیکل پروگرام کے ذریعے سونے نہیں دیا جاتا ہے تو آج کم از کم اس سلسلے سے ہٹ کر ہم اور آپ اللہ تعالیٰ اور اسکے رسول ﷺ کی یاد کرنے کیلئے رات جگا میں بیٹھے ہیں لہذا ہمارا حق تو زیادہ ہوا چاہئے کہ ہم آپ کو رات جگا میں۔ جب گانے سنا کر رات جگانے کا ان کا حق ہے اور وہ اپنے حق کو جتنا کیلئے کسی عام کا خیال نہیں کرتے، کسی مقنی کے گھر کا خیال نہیں کرتے، کسی کا بھی خیال نہیں کرتے تو یہ حق ہمیں بھی حاصل ہے۔ لہذا میں اگر آپ سے کچھ زیادہ وقت لے لوں تو آپ خاطر کیدہ ہو نہیں ہونگے؟

میں آج محفل کی مناسبت سے آپ کے سامنے گفتگو کرنے کی سعادت حاصل کروں گا۔ خطبہ کے بعد قرآن پاک کی جس آیت کی میں نے تلاوت کی ہے اور جن احادیث مبارکہ کی میں نے تلاوت کی اس سے آپ کو اندازہ ہو گیا ہو گا کہ میں کس موضوع پر آپ لوگوں سے خطاب کروں گا؟ میں آپ کے سامنے سب سے پہلے ”نکاح کی سماجی اور مدنی حیثیت“ پر روشنی ڈالوں گا، پھر اس کے بعد فرمائش کے مطابق جب لوگی کو رخصت کرتے ہیں تو اس وقت ہمیں کیا کرنا چاہئے اور لوگ کی کو کیا وصیت کرنی چاہئے؟ تاریخ کے ایک واقعہ کے ذریعے بیان کرنے کی سعادت حاصل کروں گا۔

﴿نکاح کی مذہبی اور سماجی حیثیت کیا ہے؟﴾

میں پہلے قرآن پاک سے ثابت کروں گا۔ قرآن پاک کی روشنی میں ہمیں پوچھتا ہے کہ انبیاءؐ سالقہ میں سے تقریباً پندرہ راس مرحلے سے گزارے۔ انبیاءؐ کرام علیہم الصلوٰۃ والسلام کا اس مرحلے سے گزرا اسکی مذہبی حیثیت ہے کیونکہ انبیاءؐ کرام علیہم السلام کا ایک ایک فعل فرمانِ الہی کے مطابق ہوتا ہے۔ نبی کریم ﷺ نے جب شادی کی تو مکہ میں سر زمین پر رسنے والے کفار کرنے لگے کہ اگر یہ پیغام بر ہوتے تو یہ نکاح نہ کرتے، ان کا نکاح کہا اس بات کی دلیل ہے کہ یہ پیغام بر نہیں ہیں۔ اس پر اللہ تبارک و تعالیٰ نے قرآن پاک میں یہ آیت نازل فرمائی کہ اے میرے محبوب ﷺ! آپ ان سے پوچھیئے کہ اگر انبیاءؐ سالقہ کے حالات انھیں معلوم ہیں..... ان کے سواخ کے بارے میں ان کے پاس کوئی علم ہے..... اگر ان کے پاس کوئی تاریخی حقائق ہیں تو آپ ان سے پوچھیئے کہ سارے انبیاءؐ کرام علیہم الصلوٰۃ والسلام اس مرحلے سے گزارے ہیں یا نہیں؟

اللہ تبارک و تعالیٰ نے قرآن پاک کی یہ آیت نازل فرمائی۔

وَلَقَدْ أَرْسَلْنَا رُسُلًا مِّنْ قَبْلِكَ وَجَعَلْنَا لَهُمْ أَرْوَاحًا جَاؤْ ذُرْيَةً وَمَا كَانَ لِرَسُولٍ أَنْ يَأْتِيَ بِأَيْةٍ إِلَّا بِإِذْنِ اللَّهِ لِكُلِّ أَجْلٍ بِكَاتِبٍ.

ترجمہ: اور پہلیکہ ہم نے بصیرت رسول آپ سے پہلے اور ہم نے انھیں عورتیں اور بچے دی اور مناسب نہیں ہے کسی رسول کو کوہ لاکیں کوئی نشانی مگر اللہ کے حکم سے، ہر فصلہ کیلئے نامہ ہے۔ (اشرف البیان)

دیکھئے قرآن پاک واضح طور پر یہ بتا رہا ہے کہ نکاح کی مذہبی حیثیت اور سماجی حیثیت کیا ہے۔ انبیاءؐ کرام علیہم الصلوٰۃ والسلام جب اس مرحلے سے گزارے تو یہ اسکی مذہبی

حیثیت ہو گئی اور بنی نوع انسان میں سے غیر انبیاءؐ جب اس مرحلے سے گزرتے رہتے تو یہ اسکی سماجی حیثیت ہن گئی۔ لہذا سماجی حیثیت بھی اسکی ہے اور مذہبی حیثیت بھی اسکی ہے۔ انبیاءؐ علیہم السلام میں سے ہر ایک نے اپنے آپ کو اس مرحلے سے گزارا۔ اسی وجہ سے عرف میں کہا جاتا ہے کہ نکاح سنت ہے۔ نبی کریم ﷺ کا طریقہ ہے۔ نبی کریم ﷺ کا طریقہ ہے۔ نبی کریم ﷺ کا طریقہ پر جب بندہ چلتا ہے تو یہی کہا جاتا ہے کہ یہ سنت کا طریقہ ہے۔

﴿نکاح کی پہلی حیثیت اور پہلا فائدہ﴾

سب سے پہلی حیثیت ہمارے سامنے قرآن پاک کی رو سے یہ آگئی کہ انبیاءؐ کرام علیہم الصلوٰۃ والسلام کا یہ طریقہ رہا ہے کہ انھوں نے اپنے آپ کو اس مرحلے سے گزارا ہے۔

﴿نکاح کی دوسری حیثیت اور دوسرا فائدہ﴾

دوسری حیثیت سماجی ہے۔ نکاح نسل انسانی کی بناۓ، ترقی اور مدد فی زندگی کے استحکام کیلئے ضروری ہے کہ بندہ اپنے آپ کو نکاح کے مرحلے سے گزارے۔ کیونکہ نسل انسانی کی بناۓ اور ترقی بھی اسی میں ہے۔ مدینی زندگی کے استحکام کو بھی اللہ تعالیٰ نے اسی میں رکھا ہے کہ اگر انسان معاشرے کے اندر استحکام رکھنا چاہتا ہو۔ معاشرے کے اندر مضبوطی چاہتا ہو تو پھر اس کیلئے اس مرحلے سے گزرا ضروری ہے کیونکہ نکاح کے ذریعے سے ایک خاندان والے دوسرے خاندان والے سے جب بھجو جاتے ہیں تو باقاعدہ رشتہ داری قائم ہو جاتی ہے یہ مدینی استحکام ہے۔ ترقی یہ ہے کہ رشتہ داری میں اضافہ ہو جاتا ہے پھر اسی صورت میں پہلے لڑکا جسکی شادی نہیں ہوئی تھی اب شادی ہونے کے بعد اس

لڑکی کے ماموں کو یہ خود بھی ماموں کہے گا..... اس کے بچپا کو یہ خود بھی بچپا کہے گا..... اس کے والد کو یہ خود بھی والد کہے گا۔ دیکھئے رشتہ داری کا واسطہ اب وسیع ہوتا چلا جا رہا ہے۔

مدینی زندگی میں استحکام اس طرح سے پیدا ہوگا کہ جب یہ ازدواجی رشتے سے بھو جاتا ہے، نکاح کے مرحلے سے اپنے آپ کو گزارنا ہے تو اس کا خاندان جب بڑا ہوا تو معاشرے میں ایک دوسرا سے محبت برحقی ہے۔ یہی وجہ ہے کہ جب ایک علاقے سے لوگ کا شادی کر کے لڑکی لاتا ہے تو اس علاقے کے تقریباً لوگ کہتے ہیں کہ یہ ہمارے محلے کا داماد ہے، محلے والے نے داماد کہہ دیا حالانکہ خاص اس کے گھر کیلئے داماد ہے، اس کے باوجود یہ اس لئے کہہ رہے ہیں کہ یہ مدینی زندگی میں استحکام ہے۔ اب پیارا درمحبت مزید بڑھے گی، الفت اور چاہت مزید پروان چڑھے گی۔ قرآن ہم سے یہی چاہتا ہے، اللہ تعالیٰ نے اس فلسفہ کو یہ بیان کیا۔

يَا أَيُّهَا النَّاسُ اتَّقُوا رَبَّكُمُ الَّذِي خَلَقَكُمْ مِنْ نُفُسٍ وَّاجْدَهُ وَخَلَقَ مِنْهَا زَوْجَهَا وَبَثَّ مِنْهُمَا رِجَالًا كَثِيرًا وَّنِسَاءً وَاتَّقُوا اللَّهَ الَّذِي تَسَاءَلُونَ بِهِ وَالْأَرْحَامَ إِنَّ اللَّهَ كَانَ عَلَيْكُمْ رَّقِيبًا۔ (سورۃ النساء آیت نمبر ۲۱)

ترجمہ: اے لوگو! اپنے رب سے ذرجم سے تمہیں پیدا کیا ایک شخص سے اور اس شخص سے اسکی عورت کو پیدا کیا اور ان دو شخصوں سے بہت سے مرد، اور بے شمار عورتوں پھیلا دیئے اور ڈروں اللہ سے کہ جسکے نام سے ایک دوسرا سے سوال کرتے ہو، اور بچوں رشتہوں کے قطعہ سے پیٹک اللہ تم سب پر مہربان ہے۔ (شرف البيان) دیکھئے نسل انسانی کی بقا عنکاح ہی میں ہے، اللہ کا قرآن یہی کہہ رہا ہے۔ ”وَقَتْ

مِنْهُمَا رِجَالًا كَثِيرًا وَّنِسَاءً۔“ دوسری حیثیت نکاح کے بارے میں ہمارے سامنے یہ آگئی کہ نسل انسانی کی بقا اگر انسان چاہتا ہو گا تو اسے نکاح کے مرحلے سے گزرنا پڑے گا۔ اپنے آپ کو بھی گزرنا پڑے گا اور اپنی اولاد کو بھی گزرنا پڑے گا۔

﴿نکاح کی تیسری حیثیت اور تیرفا نکدہ﴾

قرآن پاک کا جب مطالعہ کیجئے گا تو آپ کو قرآن پاک میں یہ ملے گا کہ مرد کیلئے اس کی بیوی ایک نعمت ہے اور بیوی کیلئے شوہر نعمت ہے۔ ان دونوں کو ملا کر کہا گیا کہ دونوں اللہ تبارک و تعالیٰ کی نعمتوں میں سے ایک نعمت ہیں۔ قرآن پاک نے آیات کا لفظ استعمال کیا ہے۔ آیت کا معنی ہے نشانی یعنی دونوں کو اللہ تبارک و تعالیٰ نے نشانی فرار دیا ہے تو یوں کہہ لیجئے کویا کہ نکاح کرنا یا نکاح کے مرحلے سے اپنے آپ کو گزرا اللہ تبارک و تعالیٰ کی نعمتوں میں سے ایک نعمت ہے اور انسان جب اس نعمت کو اپناتا ہے تو وہ اللہ تعالیٰ کی نعمتوں کو اپناتا ہے۔ اب آسمت کریمہ ملاحظہ فرمائیں۔

وَ مِنْ أَيْسَهُ أَنْ خَلَقَ لَكُمْ مِنْ أَنفُسِكُمْ أَزْوَاجًا لِتُسْكُنُوا إِلَيْهَا وَجَعَلَ يَئِنْكُمْ مَوَدَّةً وَرَحْمَةً إِنْ فِي ذَالِكَ لَآيَتٌ لِقَوْمٍ يَتَفَكَّرُونَ۔ (سورۃ روم آیت نمبر ۲۱)

ترجمہ: اور اسکی نعمتوں میں سے یہ ہے کہ اس نے تمہارے لئے تمہاری جانوں سے جوڑے بنائے تاکہ تم ان کی طرف خواہش کرو اور تمہارے درمیان دوستی اور رحمت پیدا کی پیشک اس میں نشانیاں ہیں ایسی قوم کیلئے جو فکر کرتی ہو۔ (شرف البيان)

﴿نکاح کی چوتھی حیثیت اور چوتھا نکدہ﴾

قرآن پاک یہ بتاتا ہے کہ انسان اگر اپنے فکر کو اور اپنے ذہن کو پاکیزہ کرنا چاہتا ہو تو

اسے چاہئے کہ وہ اپنے آپ کو نکاح کے مرحلے سے گزارے یعنی وہن کی پاکیزگی اور فکر کی پاکیزگی انسان کو نکاح کے ذریعے حاصل ہوتی ہے۔ قرآن کریم نے اس فلسفے کو یوں بیان کیا۔

الْيَوْمَ أُحِلَّ لَكُمُ الطَّيِّبَاتُ وَطَعَامُ الَّذِينَ أُوتُوا الْكِتَابَ جَلَّ لَكُمْ وَطَعَامُكُمْ جَلَّ لَهُمْ وَالْمُحْصَنُونَ مِنَ الْمُؤْمِنِينَ وَالْمُحْصَنَاتُ مِنَ الَّذِينَ أُوتُوا الْكِتَابَ مِنْ قَبْلِكُمْ إِذَا أَتَيْتُمُوهُنَّ أُجُورَهُنَّ مُحْصِنِينَ غَيْرَ مُسَافِرِيهِنَّ وَلَا مُتَحَذِّلِي أَخْدَانٍ وَمَنْ يُكْفِرُ بِالْإِيمَانِ فَقَدْ حَبَطَ عَمَلَهُ وَهُوَ فِي الْأَخْرَةِ مِنَ الْخَسِيرِينَ۔ (سودماںہہ آیت نمبر ۵)

ترجمہ: آج کے روز حلال کی گئیں تمہارے لئے پاکیزہ جیزیں اور کھانا ان لوگوں کا جو اہل کتاب ہیں حلال ہے تمہارے لئے اور تمہارا کھانا حلال ہے ان کیلئے اور حلال کی گئیں تمہارے لئے مسلمان عورتوں سے پاک و امن اور پاک و امن ان لوگوں کی عورتوں سے جنہیں کتاب دی گئیں تم سے پہلے، جب تم انھیں دو ان کے مہر پا کر منی اختیار کرتے ہوئے نہ کہ بدکاری کرتے ہوئے اور نہ خفیہ دوست بناتے ہوئے اور جو کوئی اسلام سے پھر سے تو اس کا عمل ضائع ہو گیا اور وہ آخرت میں نقصان اٹھانے والوں میں سے ہو گا۔ (شرف البيان)

﴿نکاح کا پانچویں حیثیت اور پانچواں فائدہ﴾

اب میں پانچواں مقام بتا کر حدیث شریف کی طرف آؤ گا۔ پانچویں حیثیت اور فائدہ یہ ہے کہ نکاح معاشرے میں استحکام کیلئے ضروری ہے اس فائدہ کو ہمارے غیروں نے خوب سمجھا اور اس پر مضبوطی سے عمل کرتے اور کرتاتے ہیں۔ ہمارے یہاں تو شہریت

لینے کیلئے کوئی پابندی نہیں ہے، جب چاہیں دو چار ہزار یا ۲۰ ہزار روپے دیکھ پا سپورٹ بنائیں اور بنا کر پاکستانی بن جائیں، لیکن اس پاکستان سے نکل کر یورپ کی طرف جائیے تو وہ اپنے معاشرے میں استحکام کی غرض سے کہتے ہیں کہ اگر ہمارے یہاں کی شہریت چاہئے تو ہمارے یہاں کی ایک لڑکی سے تھیں نکاح کرنا پڑے گا وہ یہ شرط لگاتے ہیں اور نفس الامر میں ایسا ہی ہے۔ چونکہ انھیں معلوم ہے کہ معاشرے کا استحکام اسی طرح حاصل ہوتا ہے ساں وجہ سے وہی قید لگاتے ہیں۔ قرآن نے اس فلسفے کو بہت پہلے ہی بتا دیا تھا۔

وَأَنِّكُحُوا الْأَيَامِي مِنْكُمْ وَالصَّالِحِينَ مِنْ عِبَادِكُمْ وَإِمَاءَكُمْ إِنْ يَكُونُو
فُقَرَاءٍ يَغْيِهِمُ اللَّهُ مِنْ فَضْلِهِ وَاللَّهُ وَاسِعٌ عَلَيْهِ۔ (سورہ نور آیت نمبر ۳۶)

ترجمہ: اور نکاح کرایا کرو اپنی قوم کی (بے شوہر) کو رتوں اور اپنے نیک مرد غلاموں اور اپنی باندیوں کا اگر وہ فقیر ہوں تو اللہ انھیں اپنے فضل سے غنی کر دے گا اور اللہ وسعت والا جانے والا ہے۔ (شرف البيان)

پیش کردہ آیت تاریخی ہے کہ نکاح کیلئے لڑکے میں جو صفات مطلوب ہیں ان میں سے ایک یہ ہے کہ لڑکا نیک ہو۔ اس لئے ہمیں چاہئے کہ باقی صفات کے مقابلے میں لڑکے کے نیک ہونے کو ترجیح دیں۔

﴿نکاح کا پہلا فائدہ حدیث کی روشنی میں﴾

نکاح کی نہیں اور سماجی حیثیت اور فوائد اب میں احادیث مبارکہ کی روشنی میں بتاؤ گا۔
نبی کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا:

فَمَنْ رَغَبَ عَنْ سُنْنَتِ فَلَنَّ يَسْتَأْمِنَّ مِنَّيْ۔ (بخاری شریف)

ترجمہ: پس جس نے میری سنت سے منہج پھیرا دہ مجھ سے نہیں۔

نکاح کا پہلا فائدہ یہ ہوا کہ نبی کریم ﷺ کی سنت پر عمل ہو جائیگا اور اس کے ساتھ ساتھ دنہ داں وعید سے بھی فتح جائیگا جس کا ذکر پیش کردہ حدیث میں ہے۔

﴿نکاح کا دوسرا فائدہ حدیث کی روشنی میں﴾

وسرے فائدہ کے بارے میں سرکار علیہ الصلوٰۃ والسلام نے فرمایا
عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ مَسْعُودٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ يَا مَعْشَرَ الشَّيَّابِ مَنْ
اسْتَطَاعَ مِنْكُمُ الْبَاءَةَ فَلْيَتَرْوَجْ فَإِنَّهُ أَغْضَلُ لِلْبَصَرِ وَأَخْسَنُ لِلْفَرَجِ وَمَنْ لَمْ
يَسْتَطِعْ فَعَلَيْهِ بِالصُّومِ فَإِنَّهُ لَكَ وَجَاءَ۔ (معنی علیہ)

ترجمہ: حضرت عبد اللہ بن مسعود ﷺ سے مردی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ تم میں سے جوشادی کی استطاعت رکھتا ہو چاہیئے کہ وہ شادی کر لے کیونکہ یہ نگاہ کو جھکا دیتی ہے اور شرماگاہ کی حفاظت کرتی ہے اور جو اسکی استطاعت نہ رکھتا ہو وہ روزہ رکھ کر کیونکہ اس میں حفاظت ہے۔

سرکار فرماتے ہیں ”یَا مَعْشَرَ الشَّيَّابِ مَنْ اسْتَطَاعَ مِنْكُمُ الْبَاءَةَ فَلْيَتَرْوَجْ“
اے گرونو جوان! تم میں سے جو نکاح کی طاقت رکھتا ہو چاہیئے کہ وہ نکاح کرے ”فَإِنَّهُ
أَغْضَلُ لِلْبَصَرِ وَأَخْسَنُ لِلْفَرَجِ“ سرکار نے ارشاد فرمایا کہ جب نکاح کرو یہ نکاح
تمہاری نگاہوں کو یقینے جھکا دیگا۔ تمہارے اندر ایک اتحکام پیدا کر دیگا۔ ایک پاکیزگی
تمہارے اندر پیدا ہوگی۔ نبی کریم ﷺ کے اس فرمان میں مذہبی اور سماجی دنون
حیثیتیں موجود ہیں کیونکہ سماج اسی طرح گمراہ ہے کہ جب ہمارے نوجوان لا اپالی پن کا
شکار ہو جائیں اور اپنے معاشرے کی لڑکیوں کی طرف غلط نظر کرنے لگتے ہیں۔

چورا ہے، چورگی پر بیٹھ جاتے ہیں اور وہاں سے گذرنے والی لڑکیوں کو تکتے ہیں۔
نبی کریم ﷺ نے سماجی فائدہ بتاتے ہوئے فرمایا تم اگر نکاح کرو گے تو ”فَإِنَّهُ أَغْضَلُ
لِلْبَصَرِ وَأَخْسَنُ لِلْفَرَجِ“ یعنی تمہاری نگاہیں جھک جائیں گی اور لڑکیوں کی طرف
تمہاری نگاہیں نہیں جائیں گی اور سماجی فائدہ حاصل ہو گا، پھر نبی کریم ﷺ نے فرمایا
”وَمَنْ لَمْ يَسْتَطِعْ فَعَلَيْهِ بِالصُّومِ فَإِنَّهُ لَكَ وَجَاءَ“ اگر اسکی طاقت نہ ہو کہ تم نکاح کر
سکو تو تم روزے رکھو۔ جب تم روزے رکھو گے تو تمہیں یہ فائدہ حاصل ہو گا کہ اللہ تبارک
و تعالیٰ تمہیں گناہوں سے بچا لیکا اور تم گناہوں سے فتح جاؤ گے۔ یہ مذہبی فائدہ حاصل
ہو گا کویا کہ ایک ہی حدیث میں نکاح کے سماجی فائدے بتائے گئے اور نکاح کے مذہبی
فائدوں بھی بتائے گئے۔

﴿نکاح کا تیسرا فائدہ حدیث کی روشنی میں﴾

اب تیسری حدیث کی طرف آئیے۔ نبی کریم ﷺ نے فرمایا
وَعَنْ آنِیْ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ مَنْ أَرَادَ أَنْ يَلْقَى اللَّهَ طَاهِرًا مُظْهِرًا
فَلْيَتَرْوَجْ الْحَرَابِ۔ (ابن ماجہ)

ترجمہ: حضرت انس ﷺ سے مردی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ جو یہ
چاہے کہ اللہ سے طاہر، مظہر کی حالت میں ملاقات کرے اسے چاہیئے کہ آزاد لڑکیوں
سے نکاح کرے۔

اسی صورت میں وہ طاہر بھی ہو گا اور مظہر بھی ہو گا اور اللہ تبارک و تعالیٰ سے ملاقات بھی
اسی ہی صورت میں کریں گا۔

ترجمہ: پس جس نے میری سنت سے منہج پھیرا دہ مجھ سے نہیں۔

نکاح کا پہلا فائدہ یہ ہوا کہ نبی کریم ﷺ کی سنت پر عمل ہو جائیگا اور اس کے ساتھ ساتھ دنہ داں وعید سے بھی فتح جائیگا جس کا ذکر پیش کردہ حدیث میں ہے۔

﴿نکاح کا دوسرا فائدہ حدیث کی روشنی میں﴾

وسرے فائدہ کے بارے میں سرکار علیہ الصلوٰۃ والسلام نے فرمایا
عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ مَسْعُودٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ يَا مَعْشَرَ الشَّيَّابِ مَنْ
اسْتَطَاعَ مِنْكُمُ الْبَاءَةَ فَلْيَتَرْوَجْ فَإِنَّهُ أَغْضَلُ لِلْبَصَرِ وَأَخْسَنُ لِلْفَرَجِ وَمَنْ لَمْ
يَسْتَطِعْ فَعَلَيْهِ بِالصُّومِ فَإِنَّهُ لَكَ وَجَاءَ۔ (معنی علیہ)

ترجمہ: حضرت عبد اللہ بن مسعود ﷺ سے مردی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ تم میں سے جوشادی کی استطاعت رکھتا ہو چاہیئے کہ وہ شادی کر لے کیونکہ یہ نگاہ کو جھکا دیتی ہے اور شرماگاہ کی حفاظت کرتی ہے اور جو اسکی استطاعت نہ رکھتا ہو وہ روزہ رکھ کر کیونکہ اس میں حفاظت ہے۔

سرکار فرماتے ہیں ”یَا مَعْشَرَ الشَّيَّابِ مَنْ اسْتَطَاعَ مِنْكُمُ الْبَاءَةَ فَلْيَتَرْوَجْ“
اے گرونو جوان! تم میں سے جو نکاح کی طاقت رکھتا ہو چاہیئے کہ وہ نکاح کرے ”فَإِنَّهُ
أَغْضَلُ لِلْبَصَرِ وَأَخْسَنُ لِلْفَرَجِ“ سرکار نے ارشاد فرمایا کہ جب نکاح کرو یہ نکاح
تمہاری نگاہوں کو یقینے جھکا دیگا۔ تمہارے اندر ایک اتحکام پیدا کر دیگا۔ ایک پاکیزگی
تمہارے اندر پیدا ہوگی۔ نبی کریم ﷺ کے اس فرمان میں مذہبی اور سماجی دنون
حیثیتیں موجود ہیں کیونکہ سماج اسی طرح گمراہ ہے کہ جب ہمارے نوجوان لا اپالی پن کا
شکار ہو جائیں اور اپنے معاشرے کی لڑکیوں کی طرف غلط نظر کرنے لگتے ہیں۔

چورا ہے، چورگی پر بیٹھ جاتے ہیں اور وہاں سے گذرنے والی لڑکیوں کو تکتے ہیں۔
نبی کریم ﷺ نے سماجی فائدہ بتاتے ہوئے فرمایا تم اگر نکاح کرو گے تو ”فَإِنَّهُ أَغْضَلُ
لِلْبَصَرِ وَأَخْسَنُ لِلْفَرَجِ“ یعنی تمہاری نگاہیں جھک جائیں گی اور لڑکیوں کی طرف
تمہاری نگاہیں نہیں جائیں گی اور سماجی فائدہ حاصل ہو گا، پھر نبی کریم ﷺ نے فرمایا
”وَمَنْ لَمْ يَسْتَطِعْ فَعَلَيْهِ بِالصُّومِ فَإِنَّهُ لَكَ وَجَاءَ“ اگر اسکی طاقت نہ ہو کہ تم نکاح کر
سکو تو تم روزے رکھو۔ جب تم روزے رکھو گے تو تمہیں یہ فائدہ حاصل ہو گا کہ اللہ تبارک
و تعالیٰ تمہیں گناہوں سے بچا لیکا اور تم گناہوں سے فتح جاؤ گے۔ یہ مذہبی فائدہ حاصل
ہو گا کویا کہ ایک ہی حدیث میں نکاح کے سماجی فائدے بتائے گئے اور نکاح کے مذہبی
فائدوں بھی بتائے گئے۔

﴿نکاح کا تیسرا فائدہ حدیث کی روشنی میں﴾

اب تیسری حدیث کی طرف آئیے۔ نبی کریم ﷺ نے فرمایا
وَعَنْ آنِیْ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ مَنْ أَرَادَ أَنْ يَلْقَى اللَّهَ طَاهِرًا مُظْهِرًا
فَلْيَتَرْوَجْ الْحَرَائِرَ۔ (ابن ماجہ)

ترجمہ: حضرت انس ﷺ سے مردی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ جو یہ
چاہے کہ اللہ سے طاہر، مظہر کی حالت میں ملاقات کرے اسے چاہیئے کہ آزاد لڑکیوں
سے نکاح کرے۔

اسی صورت میں وہ طاہر بھی ہو گا اور مظہر بھی ہو گا اور اللہ تبارک و تعالیٰ سے ملاقات بھی
اسی ہی صورت میں کریں گا۔

﴿نکاح کا چوتھا فائدہ حدیث کی روشنی میں﴾

سرکار ﷺ نے ارشاد فرمایا:

وَعَنْ أَنَسِ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَاٰتَهُ رَحْمَةً إِذَا تَرَوْجُ الْعَبْدَ فَقِدَ اسْتَمْكَمَ نِصْفَ الدِّينِ فَلَيْتَقِنَ اللَّهَ فِي النِّصْفِ الْبَاقِيِّ۔ (مکونہ)

ترجمہ: حضرت انس ﷺ سے مردی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ بندہ جب نکاح کرتا ہے تو وہ نصف دین مکمل کر لیتا ہے لپس اسے چاہئے کہ باقی نصف دین میں بھی اللہ سے ڈرتا رہے۔

ایسے شخص نے اپنے دین کو پچالیا کیونکہ دین و دھرم میں مقسم ہے۔ ایک حصہ حقوق اللہ ہے اور دوسرا حصہ حقوق العباد ہے جب یہ نکاح کر لیتا ہے تو حقوق العباد کو پاناتا ہے اور حقوق اللہ بھی باقی ہے۔ ”فلَيْتَقِنَ اللَّهَ فِي النِّصْفِ الْبَاقِيِّ“ چاہئے کہ وہ اللہ تعالیٰ سے ڈرتے رہے۔ یہ جملہ ارشاد فرمکر حقوق اللہ کی ادائیگی کی طرف اشارہ فرمادیا۔ سرکار کی ان احادیث کریمہ اور قرآن پاک کی پیش کردہ آیات پیشات کے بعد نکاح کی حیثیت اور نکاح کے فوائد ہمارے سامنے آگئے۔

﴿بچی کو کس طرح رخصت کریں؟﴾

اب میں ایک اہم مسئلہ کی طرف آپ حضرات کی توجہ مبذول کرنا چاہونگا اور وہ یہ ہے کہ ہم اپنی بچی کو کس طرح رخصت کریں اور ہماری بچی وہاں جا کر کس طرح رہے۔

دیکھئے عرب کا وہ معاشرہ ہے ہم جاہلانہ معاشرہ کرتے ہیں..... جسے ہم زمانہ جالمیت کا معاشرہ کرتے ہیں۔ اس زمانے کی ایک عورت کی وصیتیں آج بھی تاریخ کے اوراق میں

محفوظ ہیں۔ وہی فصیحت اور وصیت اگر آج کی ماں میں اور آج کے باپ اپنی بچی کو رخصت کرتے وقت کریں تو یقین جائیں کہ طلاق کا تناوب بہت کم ہو جائیگا۔ طلاق کا تناوب اسی لئے بڑھ رہا ہے کہ ادھر لڑکی والے بھی بڑھے ٹھوک بجا کر بھیتے ہیں کہ بیٹی تو کسی اعتبار سے کم نہیں ہے۔ جاذرا بھی دب کر نہیں رہنا، شوہر اور اسکے گھروالے ایک کھینچ تو تو دیں سنا دینا..... ادھر لڑکے والے اپنے موچھ کو طاؤ دیتے ہیں کہ ہم تو لوکا والے ہیں بڑکی والے سے کیوں دب کر ہیں گے۔ جس کا متوجه بڑا بھیانک نکل رہا ہے اور طلاق کا تناوب دن بدن بڑھتا جا رہا ہے۔ کہیں شادی کے ایک ماہ بعد ہی طلاق ہو رہی ہے کہیں ایک سال بعد اور کہیں اسکے بعد طلاق کی نوبت آ جاتی ہے۔ اب آئیے اس وصیت کو پیش کرتے ہیں جسے اپنا کر ہم نہ صرف طلاق کے تناوب میں کمی لاسکتے ہیں بلکہ بچوں کو خوشگوار زندگی بھی دے سکتے ہیں۔ ماں اگر بچوں کو یہ وصیت و فصیحت کریں یا اس جیسی کوئی اور وصیت و فصیحت کریں تو اللہ تعالیٰ کی ذات پر بھروسہ ہے کہ بچیاں شوہر کے گھر خوش رہیں گی۔

عوف بن مخلص، عرب کا ایک سردار تھا۔ ریاست کنڈہ کے ہاشمہ، حارث بن عمرو نے اسکی بُوکی کی بہت تعریف سنی اس نے ایک تجربہ کا عرصام نامی عورت کو عوف کی بچی کو دیکھنے بھیجا، عرصام نے واپس آ کر اس بچی کی تعریف کی، جس کے نتیجے میں رشتہ طے ہو گیا۔ رسم نکاح کے بعد ماں نے اپنی بُوچی جگہ کو رخصت کرتے وقت جو فصیحت کی وہ آپ سب کی مذکور تھا ہوں۔

ایں بُنیہ:

اسے میری بیماری بیٹی!

إِنَّ الْوَصِيَّةَ لَوْ تُرْكَ بِفَضْلِ أَذْبَرْتُكَ لِلْمِلَكَ مِنْكَ
أَغْرِيَتْكَ كَوَاسَ لَنْ تَرْكَ كَرْدِنَارَا هَوْتَا كَهْ جَسْ كَوَصِيَّتْ كَيْ جَارِيَ هَيْ وَخَوْلَنْدَ هَيْ
تَوْ مِنْ تَجْهِيَّهَ دِصِيتْ نَهْرَتِيَّ.

وَلِكَنْهَا تَدْكِرَةَ لِلْعَاقِلِ وَمُعَوَّلَةَ لِلْعَاقِلِ

لِكِنْ دِصِيتْ نَافِلَ كَلَّهَ يَادِ دَاشْتَ اُرْتَلَنْدَ كَلَّيَهَ اِيكَ ضَرُورَتَ هَيْ.

وَلَوْ أَنَّ اِمْرَأَةَ إِسْتَغْنَتْ عَنِ الرِّزْقِ لِغَنِيَّ أَبُوَهَا

وَشَدَّدَةَ حَاجِيَّهَا إِلَيْهَا كُنْتَ أَغْنَى النَّاسِ عَنْهُ.

اَغْرِيَتْ كُوئِيَّ عُورَتْ اَپِنَے خَوَنَدَ سَهْ اَسَ لَنْ مُسْتَغْنَيَ هُوْ كَيْ كَهْ اَسَ كَهْ وَالَّدِينَ بَرَّهَ دَلْمَنْدَ
ہِیں او رَوْہَا سَهْ اَپِنِی جَانَ سَهْ بَھْجِی زِیادَه عَزِيزَ رَكَّتَتِی ہِیں تو ٹُو سَبَ سَهْ زِیادَه اَسَ بَاتَ کَی
مُسْتَحْسِنَی کَهْ اَپِنَے خَوَنَدَ سَهْ مُسْتَغْنَيَ هُوْ جَائِیَ.

نوٹ:- آج بھی ہمارے یہاں زمانہ جامیت سے بدتر طریقہ وڈیرے اور
زمینداروں کے یہاں رانگ بے وہ اپنی بیٹی کا ناکح صرف اس لئے نہیں کرتے کہ ہماری
جاںیدار کا ایک وافر حصہ باہر چلا جائیگا پھر اپنی من گھرست طریقے کے مطابق اپنی بچی کی
شادی قرآن سے کرتے ہیں۔

وَلِكِنَّ النِّسَاءَ لِلرِّجَالِ حُلْقَنْ وَلَهُنَّ حُلْقَنِ الرِّجَالِ

لِكِنْ حقیقت یہ ہے کہ عورتیں مردوں کے لئے پیدا کی گئی ہیں اور مرد عورتوں کیلئے پیدا کئے
گئے ہیں

أَمَّيْ بَنِيَّةَ إِنْكَ فَارَقْتَ الْجَوَّ الَّذِي حَرَّجَتْ

اَسَهِيْرِيْ فُونِظِرِ! آج تَوْسَ فَضَا كَوَالِوْدَاعَ كَهْرَبِيْ ہَيْ جَسْ مِنْ تَوْ پِيدَا ہَوْتَیَ.

وَخَلَقْتَ الْعَشَّ الَّذِي فِيهِ ذَرَجَتْ
آج تَوْسَ نِيشِنَ کَوَيْچِچِے چَوْزَرَهِیَ ہَيْ جَسْ مِنْ تَوْ نَشَوَنْمَانَپَائِیَ.

إِلَيْ وَمُجِرْ لَمْ تَعْرِفَيْهِ

اِيكَ ایسے آشیانے کی طرف جَارِيَ ہَيْ جَسْ مِنْ تَوْ نَهِيْسَ جَانَتِيَ.

وَفَرِنِنْ لَمْ تَأْلِفَيْهِ

او ایک ایسے ساتھی کی طرف کوچ کر رہی ہَيْ جَسْ کَوَنْنِیْسَ پَیْچَانَتِيَ.

فَأَضَبَحَ بِمِلِكِهِ عَلَيْكَ رَقِيبًا وَمَلِيْكًا

پُکَ وَهَجَّبَهُ اَپِنَے نَكَاحَ مِنْ لَيْنَے سَهْ تَيْرَانِگَہانَ اور مَالَکَ بَنْ گَيَا ہَيْ.

فَلَكُونْنِیَ لَهَ أَمَةً لَكَ عَبْدًا وَشَيْبُكَا

تَوْسَ کَلِيلَهُ فَرَما بَرَدَرَنَیْزَ بَنْ جَانِجَادَه تَيْرَادَفَا دَارَه، بَنْ جَانَے گَا.

نوٹ:- یہاں تک وہ خاتون نصیحت سے پہلی نصیحت کے موثر ہونے کیلئے فضاباری

ہے ساکے بعد پੈنے در پੈنے دل نصیحت کرتی ہے جس کا ذکر آگے آ رہا ہے۔

يَا بَنِيَّةَ إِنْجِمَلِيَ عَنِيَ عَشَرَ حَصَالَ بَلْكَ لَكَ دُخُورًا وَذُكْرًا

اَسَهِيْرِیْ لَجَتْ جَگِرَا اپنی ماں سے دل بَتِیں یاد کر لے یہ تیرے لئے قیمتی سرمایہ اور مفید

یادِ داشت ثابت ہوں گی۔

(۱) الْصُّحْبَةُ بِالْقَنَاعَةِ وَالْمُعَاشَةِ بِحُسْنِ السَّمْعِ وَالْطَّاغِعَةِ

رفاقت، قناعت سے داعی بننے گی اور باہمی میں جوں اسکی بات سننے اور اس کا حکم بجا
لانے سے پرسرت ہوگا۔

نوٹ:- آج کل ہمارے یہاں میاں بیوی کے درمیان اختلاف کا ایک سبب یہ ہے

کہ شوہر اگر ایک ہزار کی حیثیت کا مالک ہے تو یہی اس سے دو ہزار کا مطالبہ کرتی ہے۔ جس کے نتیجے میں دونوں کے درمیان اختلاف شروع ہو جاتا ہے۔ اس نے چاہئے کہ یہی شوہر کی امدنی کے مطابق اپنا مطالبہ رکھئے تھے، مگر قاتع ہے۔

(۲) وَالْتَّعَهُدُ لِوَقْتٍ طَعَامِهِ وَالْهَدْوُ عَنْهُ حِينَ مَنَامِهِ
فَإِنْ حَرَارَةُ الْجُوْعِ مَلَهَّةٌ وَتَغْيِصُ النُّومَ مَبْغَضَةٌ

جہاں جہاں اسکی نگاہ پڑتی ہے ان جگہوں کا خاص خیال رکھا اور جب وہ سوئے اس کے آرام میں مغل نہ ہوا۔ کیونکہ بھوک کی حرارت شعلہ بن جایا کرتی ہے اور نیند میں خلل اندازی بغض کا باعث ہے جاتی ہے۔

نوٹ:- یہوی کو جب یہ معلوم ہو کہ اس کا شوہر گھر کب آتا ہے تو چاہئے کہ اس کے مطابق پہلے سے کھانا تیار کھانا کہ شوہر کے آتے ہی اسکے سامنے کھانا پوش کر دے اگر ایسا نہیں ہو گا تو دونوں کے درمیان لامحالہ اختلاف جنم لے گا۔ اج کل اکثر گھروں میں یہ شکایت پائی جاتی ہے۔

(۵) وَالْأَخْتِفَاظُّ بَيْتِهِ وَمَالِهِ وَالْأَزْعَامُ عَلَى نَفْسِهِ وَحَشِيمَهُ وَعَيَالِهِ
اس کے گھر اور مال کی حفاظت کرنا اسکی ذات کی، اسکے توکروں کی اور اسکے عیال کی ہر طرح خبر گیری کرنا۔

نوٹ:- اج کل یہ جھگڑا بھی عام ہے کہ یہوی بچوں کی دیکھ بھال صحیح طور پر نہیں کرتی، اسی طرح گھر کی حفاظت بھی اس طرح نہیں کرتی جس طرح یہوی ہونے کے ماطے اسے کرنا چاہئے تھا یہ بھی اختلاف کا سبب ہے۔

(۶) وَلَا تُفْشِي لَهُ سِرًا وَلَا تَعْصِي لَهُ أَمْرًا فَإِنَّكَ إِنْ أَفْشَيْتُ
بِسِرَّهُ لَا تَأْمِنُ عَدْرَةً وَإِنْ عَصَيْتُ أَمْرَهُ أَوْ غَرْبَتْ صَدْرَهُ
اس کے راز کو افشا نہیں کرنا۔ اس کی نافرمانی مت کرنا۔ اگر تو اس کے راز کو فاش کر دے

نوٹ:- اج یہ بھی دیکھا گیا ہے کہ عورت بناو سکھار اپنے شوہر کیلئے کم کرتی ہے غیر وہ کو دکھلانے کیلئے زیادہ کرتی ہے جس کے سبب میاں یہوی کے درمیان اختلاف ہوا ایک فطری عمل ہے۔ اسلام کا بھی یہی حکم ہے کہ عورت اپنے زیب و زینت شوہر پر ظاہر کرے۔

(۳) وَالْكُحُلُ أَخْسَنُ الْخُسْنِ وَالْمَاءُ أَطْيَبُ الطَّيْبِ الْمُفْقُودُ
سرمه حسن کی افزائش کا بہترین ذریعہ ہے اور پانی گمشدہ خوشبو سے بہت زیادہ پاکیزہ ہے۔

نوٹ:- شوہر کے آنے سے پہلے عورت کو چاہئے کہ زیب و زینت سے بہت کراپنی صفائی کا خیال رکھے، جسم سے پہنچنے والیہ کی روکنہا دھوکر دو کر دئے کہ شوہر بھی طبع طور پر

گی تو اسکی بڑائی سے محفوظ نہیں رہ سکے گی اور اگر تو اس کے حکم کی نافرمانی کرے گی تو اس کے سینہ میں تیر سے بارے میں غیظ و غصب بھر جائیگا۔

نوت:- آج کل پچیاس عام طور پر سرال کی شکایتیں اپنے گھروالوں کے سامنے کرتی ہیں، جس کے نتیجے میں اختلاف پروان چڑھتا ہے۔ اگر پچیاس سرال کی باتوں کو سرال ہی میں سپنے دیں تو نصف میاں بیوی کی زندگی خوشگوار رہے گی بلکہ دونوں خاندان والے باہمی الفت و محبت سے رہیں گے۔

(۷) إِنَّ فَرَحَيْنِ مَعَ الْفَرَحِ إِنْ كَانَ طَرْحًا: وَالْأُخْيَابَ عِنْدَهُ

إِنْ كَانَ فَرْحًا: فَإِنَّ الْحَضْلَةَ الْأُولَى مِنَ التَّقْصِيرِ وَالثَّانِيَةُ مِنَ التَّكْدِيرِ۔
جب وہ غمزہ اور افسردہ ہو تو خوشی کے اظہار سے ابھنا کرنا اور جب وہ شاداں و فرحان ہو تو اسکے سامنے منہ بنا کر مت بیٹھنا۔ پہلی خصلت آداب زوجیت کی ادائیگی میں کوتا ہی ہے اور دوسرا خصلت دل کو مکدر کر دینے والی ہے۔

نوت:- آج کل یہ بھی دیکھا گیا ہے کہ شوہر کے گھر اگر کوئی خوشی کا موقع ۲۔۷ تو بیوی میکے کی کوئی وکھبری دستان لے کر بیٹھ جاتی ہے۔ شوہر خوشی مناچا ہاتا ہے اور بیوی منہ بنا کر بیٹھ جاتی ہے۔ نتیجتاً دونوں کے درمیان اختلاف شروع ہو جاتا ہے۔

(۸) وَ كُوْنِي أَشَدَّ مَا تَكُونُنَ لَهُ إِغْطَامًا

يَكْنُ أَشَدَّ مَا يَكُونُ لَكَ إِحْرَاماً۔

جتنا تم سے ہو سکے اس کی تعظیم بجالانا وہ اسی قدر تھا احترام کرے گا۔

نوت:- آج کل بہت ساری تعظیمیں ایسی پیدا ہو گئیں ہیں جن کا کام یہ ہے کہ عورت مرد بارہ ہیں۔ میڈیا پر اس کا بڑا اپ چار بھی کیا جاتا ہے۔ اس کا نتیجہ یہ نکلا کہ بیوی اپنے

شوہر کی عزت نہیں کرتی حالانکہ اسلام نے بھی شوہر کی عزت کرنے پر بہت زور دیا ہے۔
میاں بیوی کے اختلاف کا ایک سبب یہ بھی ہے۔

(۹) وَ أَشَدَّ مَا تَكُونُنَ لَهُ مَوَافِقَةً أَطْوَلُ مَا تَكُونُنَ لَهُ مَرْفَقَةً
جس قدر تم اس کی ہم نوار ہو گی اتنی قدر ہی وہ تمہیں اپنا فریق حیات بنائے رکھے گا۔
نوت:- یہ مشاہدے میں آپکا ہے کہ عورت جس قدر اپنے شوہر کی قدر دانی کر گئی وہ
شوہر کی نظر میں اسی قدر بلند بالا ہو گی البتہ خلاف مشاہدہ اکاڈمی واقعہ معاشرے میں رونما
ہو جاتے ہیں جس سے صرف نظر کر لیما ہی بہتر ہے۔

(۱۰) وَ أَخْلَمِي أَنِّكَ لَا تَصْبِلَنَّ إِلَيْيَ مَا تُجَهِّيْنَ حَتَّىٰ تُؤْثِرِي
رَضَاهُ عَلَىٰ رَضَاكَ وَهَوَاهُ عَلَىٰ هُوَاكَ فِيمَا أَحْبَبْتَ وَأَكْرَهْتَ.
اچھی طرح جان لقہ جس چیز کو پسند کرتی ہو اسے نہیں پاسکی جب تک تم اسکی رضا کو اپنی
رضا پر اور اسکی خواہش کو اپنی خواہش پر ترجیح نہ دو، خواہد مہات تمہیں پسند ہو یا ناپسند۔
نوت:- ایک اچھی بیوی کی پیچان بھی یہی ہے کہ وہ اپنے شوہر کی پسند کو اپنی پسند بھیجنے
ہے اور شوہر کی ناپسند کو اپنی ناپسند بھیجنے ہے۔ اس کے خلاف چلنے پر دونوں کے درمیان
اختلاف جنم لیتا ہے۔

وَ اللَّهُ يَخْيِرُ لَكُمْ

اے بیٹی! اللہ تعالیٰ تیرا بھلا کرے۔

چنانچہ وہ بچی رخصت ہو کر اپنے شوہر کے پاس آئی۔ اپنی ماں کی ان ذریں نصائح کو اس
نے اپنا حرز جان بنائے رکھا اور اس نے عزت اور آرام کی قابل ریکھ زندگی گزاری۔
بادشاہ اسکی بڑی قدر کیا کرتا تھا اور اسکی نسل سے یعنی کے سات بادشاہ تولد ہوئے۔

﴿لڑکے والے کی ذمہ داری﴾

اس مقام پر یہ بیان کردیا بھی ضروری ہے کہ لڑکے والے کی کیا ذمہ داری ملتی ہے؟ ایک ماں اپنی ذمہ داری بھاتے ہوئے اپنی بیٹی کو نصیحت و وصیت کرتی ہے تو دوسری طرف لڑکے کے ماں باپ کی بھی ذمہ داری ہے کہ آنے والی بہو کو ہونہ سمجھے بلکہ اسے اپنی بیٹی کا درجہ دے۔ جس طرح گھر میں بیٹی کو اپنے معاملات میں شریک رکھا جاتا ہے ویسے اسے بھی رکھنا چاہیے۔ جس طرح بیٹی سے کبھی کبھار رخش ہونے کے باوجود بیٹی سے پیار و محبت نہیں چھوڑی جاتی اسی طرح اس کے ساتھ بھی ہونا چاہیے۔ جس طرح بیٹی کی چھوٹی مولیٰ غلطی کو درگذر کرتے ہیں ویسے اس کی چھوٹی مولیٰ غلطی کو بھی درگذر کرنا چاہیے۔ غرضکہ اگر ساس سراپی بہو کو بیٹی سمجھ کر بیٹی والا سلوک اس کے ساتھ کریں تو میں سمجھتا ہوں کہ ساس سر کے ساتھ بہو کا اختلاف نہ ہونے کے براءہ ہو گا جو کہ دونوں خاندان کیلئے مفید ہے۔ دوسری طرف لڑکا کو بھی سمجھ لیما چاہیے کہ آپ نے کسی توکرانی کو نہیں بلکہ شریک حیات کو شادی کر کے لایا ہے۔ آپ کی زندگی کے ہر ہر معاملات میں وہ براءہ کی شریک ہے اس لئے اسے حقیقی شریک حیات بنا کر رکھنا چاہیے اور اپنے معاملات میں ان سے مشورہ بھی کرے۔ لڑکا کو ہمیز کامطالہ ہر گز نہیں کہا چاہیے کیونکہ ہر ماں باپ اپنی بیٹی کو از خود بہت کچھ دینا چاہتے ہیں۔ مطالہ کی صورت میں رخش جنم لیتی ہیں۔ لڑکا کو چاہیے کہ تھوڑی زیادہ کا ہر طرح سے خیال رکھے۔ غرضکہ یہ چند ایسے اصول ہیں کہ جس کے اپنانے سے نہ صرف طلاق کے تناوب میں کمی ہوگی بلکہ ان دونوں کی زندگی بھی خوشگوار گزرے گی اور دونوں خاندان حقیقی رشتہ داری کی طرح باہمی الفت و محبت کے ساتھ رہیں گے۔

﴿شادی بیاہ میں غلط رسومات کا نتیجہ﴾

ہمارے یہاں عام طور پر شادی بیاہ کے موقع پر غالباً شرع کام کیا جاتا ہے اور اسے معاذ اللہ اپنا حق تصور کرتے ہیں۔ نکاح کو شخص ایک رسم خیال کرتے ہوئے قاضی صاحب کو بلا کر جلد از جلد ایجاد و قبول کروادیتے ہیں۔ اس کے بعد غلط رسومات کا جو سلسلہ چل پڑتا ہے وہ ناقابل ذکر ہے۔ عورت مرد کا غلط ملٹ..... ویڈیو بناتے وقت بے پر دگی گانے بجانے اور اس قسم کے بہت سے ایسے کام ہیں جنہیں شریعت نے ناپسند کیا ہے بڑی دلیری سے کیا جاتا ہے۔ ایسے خوشی کے موقع پر اللہ تعالیٰ اور اس کے پیارے رسول ﷺ کو جب ناراض کیا جاتا ہے تو اس کے نتائج ہمارے سامنے ہیں لڑکی سرال جا کر خوش نہیں رہتی ہے۔ دونوں خاندان کے درمیان بہت جلد اختلاف ہو جاتا ہے وغیرہ وغیرہ۔ یہیں چاہیے کہ ان جیسے رسومات کو چھوڑنے پر بہادری کی ملامت کی کوئی پرواہ نہ کریں بلکہ اللہ تعالیٰ اور اسکے رسول اللہ ﷺ کی رضا کی پاسداری کریں۔ ان شان اللہ اس کے نتیجے میں آپ کی بیٹی سرال جا کر خوش رہے گی اور دونوں خاندان کے درمیان باہمی الفت و محبت بھی پیدا ہوگی۔

زمانہ جاہلیت میں نکاح کے آنحضرتیقے تھے۔ آنحضرتیقوں سے وہ نکاح کرتے تھے۔ اور ان آنحضرتیقوں میں سے بعض طریقے تو ایسے وابیات ہیں کہ محفل میں وہ طریقے بیان کرنے کے لائق نہیں۔

نبی کریم ﷺ کا جب پہلا نکاح ہوا تھا تو آپ کی عمر مبارک ۲۵ سال تھی اور جب آپ نے اعلانِ نبوت فرمایا تو اس وقت آپ کی عمر مبارک ۴۰ سال تھی۔ اعلانِ نبوت کے بعد باقاعدہ طور پر کہا جا رہا ہے کہ اے محبوب! اس طریقے سے چلانا ہے۔ اے

باقی بات رہی دوسرے قاضی کی تو آپ ان سے پوچھ لیجئے، یہ لفظ گوہری تھی کہ دوسرا
قاضی روپ چکر ہو گیا کیونکہ اس کے پاس اپنے عمل کی دلیل نہیں تھی۔

سرکار مدینہ علیہ السلام کا نکاح جب ہورہا تھا تو خطبہ کھڑے ہو کر دیا گیا تھا۔ اس نے
متحب طریقہ تھی ہے کہ نکاح کا خطبہ کھڑے ہو کر دیا جائے۔ خطبہ بھی ایجاد و قبول
سے پہلے پڑھا جانا چاہیے کیونکہ نبی کریم علیہ السلام کا خطبہ پہلے پڑھا گیا تھا۔ میں نے کہا
کہ میں حوالہ دینے کو تیار ہوں۔ یہ سب سیرت کی کتابوں میں موجود ہے کیونکہ یہ اعلان
نبوت سے پہلے کو واقعہ ہے اس نے آپ سیرت کی کتابوں میں دیکھیں۔

بیوی کے حقوق ۴

رشته ازدواج کی بندھن میں بندھنے کے بعد اسلام ایک دوسرے کے حقوق کو واضح کرتا
ہے تا کہ شوہر بیوی کی حق تلفی نہ کرے اور بیوی شوہر کی حق تلفی نہ کرے۔ اسی طرح
خاندان کے درمیان کوئی ناپسندیدہ واقعہ نہ ہو جائے۔ اسلام اس کا بھی خیال رکھتا ہے
چنانچہ اس سلسلے میں بیوی کے حقوق پوش خدمت ہیں۔

پہلا حق

شوہر پر بیوی کا پہلا حق یہ ہے کہ شوہر اس سے پیارہ محبت کرے کیونکہ یہ لڑکی ماں باپ
کے پیارہ محبت چھوڑ کر شوہر کے گھر آتی ہے۔ اللہ کے رسول علیہ السلام نے ایک موقع پر اس
پیارہ محبت کو پوچھ بیان کیا۔

إِنَّتُ حَرَثَكَ إِذَا بَشَّتْ، وَأَطْعَمْهَا إِذَا طَعَمْتَ
وَأَمْكَبَهَا إِذَا أَمْكَبْتَ، وَلَا تَنْفِعُ الْوَجْهَ وَلَا تَنْضِبُ
(ابوداؤ و کتاب النکاح، باب فی حق المأبهل زوجها)

محبوب! اس محفل میں آپ نے نہیں جانا ہے۔ اے محبوب! فلاں کام آپ نے نہیں کرنا
ہے۔ شریعت تاریخی ہے لیکن جب ۲۵ سال کی عمر مبارک تھی تو اس وقت شریعت نازل
نہیں ہوئی تھی لیکن میرے نبی علیہ السلام کا مجزہ دیکھئے۔ میرے نبی علیہ السلام کا جب نکاح
ہورہا تھا تو نکاح کے آنحضرتیقوں میں سے وہی طریقہ اپنایا گیا جو میرے نبی علیہ السلام کی
شریعت میں ۲۰ سال کے بعد باقی رکھنا تھا۔

نبی کریم علیہ السلام کا جس طریقہ پر نکاح ہوا وہی طریقہ آج اس امت میں راجح
ہے۔ ہمارے یہاں نکاح کا یہ طریقہ راجح ہے کہ اولاً خطبہ پڑھا جانا ہے پھر ایجاد و
قبول کرایا جانا ہے۔ اس طریقہ سے نبی کریم علیہ السلام کا نکاح ہوا وہی طریقہ کا راجح
بھی ہمارے یہاں راجح ہے۔

میں ایک جگہ اس شہر کراچی میں نکاح پڑھانے گیا تھا وہاں «بารات آئی ہوئی تھی،
ایک بارات الصلوٰۃ والسلام علیک یا رَسُولَ اللہِ کہنے والوں کی تھی۔ اس میں
مجھے نکاح پڑھانے کیلئے مدعو کیا تھا۔ دوسرا بارات الصلوٰۃ والسلام علیک
یا رَسُولَ اللہِ کے منکرین کی تھی۔ نکاح میں نے پہلے پڑھایا میں نے کھڑے ہو کر
پہلے خطبہ پڑھا، خطبہ پڑھنے کے بعد جو بقیہ ایجاد و قبول کا طریقہ کا رہے اس کے
مطابق ایجاد و قبول کرایا۔

دوسرा قاضی آیا اس نے پہلے ایجاد و قبول کر دیا اس کے بعد بیٹھ کر اس نے خطبہ
پڑھا۔ بعد میں ایک صاحب نے مجھ سے پوچھا کہ آخر کیا ہاتھ ہے آپ نے ایجاد و
قبول سے پہلے خطبہ پڑھا اور وہرے قاضی نے ایجاد و قبول کے بعد خطبہ پڑھا۔
وہ نوں میں صحیح کون ہے؟ میں نے جواب دیا کہ میں اپنے عمل پر دلائل دے سکتا ہوں۔

ترجمہ: اے شوہر! تو اپنی بھتی میں جب چاہے آ، اور اپنی بیوی کو کھلا جب تو کھائے، اور اسے پہنچا جب تو پہنچا اور اس کے چہرے کی برائی مت کراو راسے نہ مار۔
نوٹ:- بیوی نکاح کے بعد شوہر کی رعیت میں آجائی ہے اس لئے شوہر سے نفقہ کے بارے میں پوچھا جائیگا جبکہ شوہر بیوی کی رعیت میں نہیں آتا ہے۔ اس لئے بیوی سے نفقہ کے بارے میں سوال نہیں کیا جائیگا۔ اسی مفہوم کو قرآن کریم میں یوں بیان کیا گیا ہے کہ

الرِّجَالُ قَوْمٌ فَلَمَّا نَعَمُوا نَغَلَى النِّسَاءُ. (سورہ ناءٰ آیت نمبر ۲۶)

ترجمہ: تدبیر کرنے والے مردوں کو مسلط کیا گیا عورتوں پر۔ (شرف البیان)

تیرا حق

بیوی کا شوہر پر تیرا حق یہ ہے کہ شوہر بیوی کی خاطر صفائی سترائی کا خیال رکھے اور اپنے آپ کو عرفی زینت سے مزین کرے تا کہ عورت کا طبعی میلان اس کی جانب رہے۔ رسول اللہ ﷺ نے اس فلسفہ کو یوں بیان کیا کہ

إِخْتَصِبُوا بِالْحَيَاةِ، فَإِنَّهُ يَرْبُدُ فِي شَيْءَيْكُمْ وَجَمَالَكُمْ وِنِسَاءَكُمْ

(ابن ماجہ کتاب الملابس باب الحساب باساد)

ترجمہ: تم سب ہندی سے خفاب کرو اس لئے کہ یہ تمہاری جوانی، تمہارے حسن اور تمہاری عورت کی چاہت میں اضافہ کرتی ہے۔

چوڑا حق

بیوی کا چوڑا حق یہ ہے کہ گھر کے کام کا ج میں حتیٰ المقدور عورت کا ہاتھ بٹایا جائے کیونکہ رسول اللہ ﷺ باوجود اعلیٰ درجہ پر فائز ہونے کے بہت سے کاموں کو آپ خود کر

ترجمہ: اے شوہر! تو اپنی بھتی میں جب چاہے آ، اور اپنی بیوی کو کھلا جب تو کھائے، اور اسے پہنچا جب تو پہنچا اور اس کے چہرے کی برائی مت کراو راسے نہ مار۔
نوٹ:- بیوی کے چہرے کی برائی بیان کرنا اور اسے مارنا، ہر دو پیارہ محبت کے منافی ہے اس لئے رسول اللہ ﷺ نے ہر دو سے منع فرمایا ہے تا کہ پیارہ محبت کا رشتہ میان بیوی کے درمیان قائم و دائم رہے۔ ایک موقع پر رسول اللہ ﷺ نے بیوی کے ساتھ پیارہ محبت کے سلوک کو بیان کی تھیں کہ دوچھوڑیا ہے چنانچہ ارشاد ہے۔

أَكْمَلُ الْمُؤْمِنِينَ إِيمَانًا: أَحْسَنُهُمْ خُلُقًا، وَخَيْرُهُمْ خِيَارًا كُمْ لِنِسَائِهِمْ
(زندی کتاب الصاغ نہایت حُسن الرأءٰ علی زوجها)

ترجمہ: مومنین میں کامل مومن وہ ہے جس کا اخلاق اپنی عورتوں کے ساتھ اچھا ہوا رقم میں بہترین مومن وہ ہے جس کا سلوک ان کی اپنی عورتوں کے ساتھ بہترین ہو۔

دوسری حق

شوہر پر بیوی کا دوسرا حق یہ ہے کہ بوقت ضرورت شوہر بیوی پر مال خرچ کرے۔ یہی وجہ ہے کہ اسلام نے بیوی کے نفقہ کو مستحب نہیں بلکہ واجب قرار دیا ہے اور اسکی ادائیگی پر بہت سارے اجر و ثواب کا وعدہ کیا ہے۔ رسول اللہ ﷺ نے اس واجب کی ادائیگی سے متعلق ارشاد فرمایا:

إِنَّ اللَّهَ تَعَالَى: سَائِلٌ مُحْلِّ رَأْيٍ عَمَّا أَسْتَرَ غَاءَةً أَحْفَظَ ذَالِكَ أَمْ ضَيْعَةً حَتَّىٰ يُسَأَلَ الرَّجُلُ عَنْ أَهْلِ بَيْتِهِ.
(زندی کتاب الحجۃ باب ماجہ فی الاماں)

ترجمہ: بیشک اللہ تعالیٰ ہر رائی سے اس کی رعیت کے بارے میں سوال کریگا۔ آیا اس

لیا کرتے تھے مثلاً

- (الف) اپنا کپڑا آپ خودی لیا کرتے تھے۔
- (ب) نعلین شریفین کی مرمت خود کر لیا کرتے تھے۔
- (ج) گھر میں عام مردوں کی طرح کام کر لیا کرتے تھے۔
- (د) اپنے کپڑے خود ہولیا کرتے تھے۔
- (ه) بکری کا دودھ خود ہولیا کرتے تھے۔
- (و) اپنی خدمت آپ کر لیا کرتے تھے۔

پانچواں حق

اگر ایک سے زائد بیویاں ہوں تو ان کے درمیان عدل قائم رکھنا۔ اگر ایک ہی بیوی ہوتا ہو اور ماں باپ کے درمیان عدل قائم رکھنا۔ ایسا نہ ہو کہ ماں باپ کے حقوق کی ادائیگی میں بیوی کی حق تلفی ہو جائے اور ایسا بھی نہ ہو کہ بیوی کے حقوق کی ادائیگی میں ماں باپ کی حقوق تلفی ہو جائے۔ رسول اللہ ﷺ نے اس فسف کو یوں بیان کیا کہ
مَنْ كَانَتْ لَهُ إِنْرَأْيَانِ، فَمَنَّ إِلَى أَحَبِبَهُمَا، حَمَّاءَ يَوْمَ الْقِيَامَةِ وَشَقَّةَ مَائِلٍ۔

(ابو داؤد کتاب الصلوٰۃ باب ملء امر پیر من التهدی فی الصلوٰۃ)

ترجمہ: جس کی دو بیویاں ہوں اور وہ کسی ایک کی طرف زیادہ مائل ہوتا قیامت کے دن وہ اس حال میں آئیگا کہ اس کا ایک کاندھا جھکا ہوا ہو گا۔

چھٹا حق

شوہر پر بیوی کا چھٹا حق یہ ہے کہ شوہر حق زوجیت کا شرع کے مطابق خیال رکھنے اس

معاملے میں افراط و تفریط سے بہت کرچت زوجیت کے بارے میں اسلام نے جو قاعدہ وضع کیا ہے اسے اپنائے کیونکہ اس باب میں اسلام کا بتایا ہوا قاعدہ میڈیکل سائنس کے مطابق بھی ہے اور فطرتی انسانی کے مطابق بھی ہے۔ رسول اللہ ﷺ نے ایک موقع پر اس جانب یوں اشارہ فرمایا کہ
يَا غُثَّمَانُ! أَرَغَبْتَ عَنْ سُبْتِي؟ فَإِنَّ أَنَامَ وَأَصْبَانَيْ، وَأَصْنُومُ وَأَفْطَرُ، وَأَنْجَحَ
النِّسَاءَ، فَاتَّقِ اللَّهَ يَا غُثَّمَانُ! فَإِنَّ لِأَهْلِكَ عَلَيْكَ حَقًا، وَإِنَّ لِضَيْفِكَ
حَقًا، وَإِنَّ لِنَفْسِكَ حَقًا، فَصُمُّ وَأَفْطِرُ، وَصَلِّ وَنَمُّ۔

(ابو داؤد کتاب الصلوٰۃ باب ملء امر پیر من التهدی فی الصلوٰۃ)

ترجمہ: اے غثمان! کیا تم میری سنت سے منہ پھیرتے ہو؟ میں سوتا بھی ہوں اور نماز بھی پڑھتا ہوں، میں روزہ بھی رکھتا ہوں اور نہیں بھی رکھتا ہوں، میں یوں توں سے نکاح بھی کرنا ہوں، اے غثمان! اللہ سے ذرہ تم پر تمہاری بیوی کا حق بھی ہے، تم پر تمہارے مہمان کا حق بھی ہے، تم پر تمہارے نفس کا حق بھی ہے، اس لئے تم روزے بھی رکھو اور نہ بھی رکھو، نماز بھی پڑھو اور کبھی سو بھی لیا کرو۔

ساتواں حق

شوہر پر بیوی کا ساتواں حق یہ ہے کہ بیوی کی طرف سے جو بات واقع ہو، شوہر اسکی حفاظت کرے۔ ایسا نہ ہو کہ اپنے دوستوں سے اپنی بیوی کی بات کہتا پھرے۔ رسول اللہ ﷺ نے اس ادب کو یوں بیان فرمایا ہے۔

ثَلَاثَةٌ قَدْ حَرَمَ اللَّهُ عَلَيْهِمُ الْجَنَّةَ، مَدْمُنٌ خَمْرٌ، وَالْعَاقِفُ، وَالْمُبُوثُ الْأَذْنِيُّ
يُفْرَأُ فِي أَهْلِهِ الْخُبْثُ۔

(مسن امام احمد بن حنبل)

ترجمہ: تین شخص ایسے ہیں جن پر جنت حرام ہے۔ ہمیشہ شراب پینے والا مام باپ کا نافرمان اور اپنی بیوی کے بارے میں خباثت کرنے والا۔

نوٹ:- آپ اندازہ کریں کہ ایسے شوہر پر اللہ تعالیٰ کے رسول ﷺ کس قدر ناراضگی کا اظہار فرمائے ہیں اور اس کیلئے کتنی حخت و عید سمارے ہے ہیں۔

آٹھواں حق

شوہر پر بیوی کا آٹھواں حق یہ ہے کہ بیوی کے مطالبہ پر شوہر حق مہر ادا کرے۔ اللہ کے رسول ﷺ نے ارشاد فرمایا:

إسْتَحْلُوا فِرْوَاجَ النِّسَاءِ بِأَعْلَيْبِ أَمْوَالِكُمْ

(مراتل ابو داؤد)

ترجمہ: تم سب پاکیزہ ماں سے عورتوں کی فرمیں حلال کرو۔

یہاں میں یہ بات آپ کے کو شنکدار کرنا چلوں کہ اسلام میں ہر کی کم سے کم مقدار محسین ہے لیجنے دس درہم، لیکن زیادہ کی مقدار محسین نہیں ہے۔ لڑکے کی حیثیت کے مطابق فریقین اسکا انتخاب کریں گے کیونکہ مہر صرف رکھنا نہیں ہے بلکہ لڑکا اسے ادا بھی کریگا، اگر حیثیت سے زیادہ رکھ دیئے جائیں گے تو لڑکا ادا نہیں کر سکے گا نتیجتاً لڑکی سے معاف کرائے اسکی حق تلفی کریگا یا پوری زندگی اسے ادا نہ کر پائیگا۔ ہمارے یہاں رسم و رواج کے طور پر کہہ دیا جاتا ہے کہ مہر دہی رکھ دو جو آج کل چل رہا ہے۔ اس کے بعد کچھ لوگ کہتے ہیں کہ میر فاطمی رکھ دو، کچھ لوگ کہتے ہیں کہ سنت کے مطابق ۳۲ روپے آٹھ نے رکھ دو وغیرہ وغیرہ۔ یہاں یہ بات بھی واضح کرنا چلوں کہ مہر چونکہ لڑکی کا حق ہے

اس لئے اسے مقرر کرتے وقت ان سے مشورہ کرنا ضروری چاہیے۔ جبکہ دیکھا گیا ہے کہ عام طور پر گھروالے لڑکی سے مشورہ نہیں کرتے ہیں بلکہ اپنی مرضی سے طے کر دیتے ہیں۔ ہمارے معاشرے میں بہت سے لوگ میر فاطمی کی بات کرتے ہیں لیکن انھیں نہیں معلوم کہ میر فاطمی کتنا ہے۔ ایسے لوگوں کیلئے عرض ہے کہ میر فاطمی پانچو درہم ہے جو کہ ۱۳۲ توںے اور تین ماشے چاندی یا اس کی قیمت ہے۔ اسی طرح ان لوگوں کیلئے بھی پوش خدمت ہے جو کہتے ہیں کہ ۳۲ روپے آٹھ آنے مہر رکھ دو۔ ایسے لوگوں کو معلوم ہوا چاہیے کہ مہر کی کم سے کم مقدار محسن اس شرع محسین ہے اس سے کم جائز نہیں ہے اور دس درہم ہے جو تقریباً ۳۲۰ گرام ۶۱۸ ملی گرام چاندی ہے۔ فرض کریں کہ اگر دس گرام چاندی کی قیمت آٹھ سو بھی ہو تو ۲۲ سورہ پر مہر کی کم سے کم مقدار ہوئی۔ ۳۲ روپے آٹھ آنے میں یہ مقدار پوری بھی نہیں ہوتی۔ اس لئے اس نظریہ سے بھی ہمیں ہذا چاہیے اور شریعت پر عمل کرنے کی کوشش کرنی چاہیے۔ ہو سکتا ہے کہ کسی زمانے میں ۳۲ گرام چاندی کی قیمت ۳۲ روپے آٹھ آنے ہو لیکن اب نہیں ہے۔

اب تک بیوی کے حقوق بیان کئے گئے ہیں۔ خصتی کے وقت ماں نے اپنی بیٹی کو جو نسبتیں کیں ان صحیحتوں کو شوہر کے حقوق سمجھ لئے جائیں لہذا زوجین کے حقوق کا تذکرہ بھی ہو گیا۔ اللہ تعالیٰ عمل کی توفیق عطا فرمائے۔ آمين
و آخر دعوانا ان الحمد لله رب العالمين.